OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

خیانت، بددیانتی اور اس کی مروّجہ صورتوں کے نقصانات، قرآن وحدیث کے حوالے سے تحقیقی جائزہ

A Research Study on the Harms of Betrayal, Dishonesty, and Their Contemporary Forms with Reference to the Qur'an and Hadith

Dr. Abdul Hannan
Assistant Professor Department of Islamic Studies, Ibadat International University Islamabad.
Email: abdul.hannan@dms.iiui.edu.pk

Dr. Muhammad Idrees Yaqoob
Assistant Professor (Visiting Faculty) Pakistan Institute of Ophthalmology (PIO)
Email: adreesmalik85@gmail.com

Dr. Abdullah
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ibadat International University Islamabad.
Email: drabdullah1012@gmail.com

Received on: 04-01-2026 Accepted on: 06-02-2026

Abstract

This paper presents a detailed study of the reality of betrayal and dishonesty, their socio-economic destructive impacts, and their various contemporary manifestations. In the light of the Qur'an and Hadith, it has been clarified that betrayal is not merely a moral evil but a trait contrary to faith and religion, which leads both individuals and society towards decline. The research highlights different forms of betrayal, such as dishonesty in trade, employment, labor, misuse of official and governmental resources, construction, mismanagement of donations and aid, as well as breach of agreements and misuse of authority. Furthermore, the Qur'anic verses and Prophetic traditions related to these forms of betrayal are discussed along with their warnings and consequences. The findings of the study indicate that the only effective way to eradicate betrayal is through the fear of Allah and complete adherence to Islamic teachings. Until individuals and institutions make honesty and integrity an essential part of their personal and collective lives, society cannot achieve true progress and prosperity.

Keywords: betrayal, dishonesty, socio-economic, destructive impacts, manifestations, honesty, integrity, warnings, consequences.

خلاصہ

اس مقالے میں خیانت اور بددیانتی کی حقیقت، اس کی معاشرتی ومعاشی تباہ کاریوں اور اس کے مختلف مروّجہ مظاہر کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے کہ خیانت صرف ایک اخلاقی برائی نہیں بلکہ یہ ایمان ودین کے منافی صفت ہے، جو فرد اور

معاشرے دونوں کو زوال کی طرف لے جاتی ہے۔اس تحقیق میں خیانت کی مختلف صورتوں جیسے تجارت، ملازمت، مزدوری، دفتری و سرکاری وسائل کے استعمال، تعمیرات، عطیات وامداد کی تقسیم اور معاہدات واختیارات میں بددیانتی کو نمایاں کیا گیاہے۔مزید برآں،ان تمام صورتوں پر قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں تنبیہات اور وعیدوں کاذکر کیا گیاہے۔ تحقیق کے نتائج اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ خیانت کے سدِّباب کاواحدراستہ اللہ تعالی کے خوف اور اسلامی تعلیمات کی مکمل پاسداری ہے۔جب تک افراداور ادارے دیانت داری کواپنی اجتماعی وانفرادی زندگی کالازمی حصہ نہیں بناتے،اس وقت تک معاشرہ حقیقی معنوں میں ترقی اور عروج حاصل نہیں کرسکتا۔

خیانت مسلمانوں کے زوال کااہم سبب

اسلام کی تعلیمات میں ایک اہم تعلیم ایمانت اور دیانتداری ہے،اسلامی تعلیمات کے اندر اللہ تعالی نے یہ خوبی رکھی ہے کہ جو بھی ان پر عمل کرتاہے،وہ اس کے فوائد وثمرات ضرور حاصل کرتاہے،اگرچہ ان پر عمل کرنے والا کافرہی کیوں نہ ہو،چنانچہ امانت ودیانت کو جن قوموں نے اپنایاہے،وہ روز بروز ترقی کررہی ہیں،اور جنہوں نے امانت ودیانتداری کو نظرانداز کیا،وہ روز بروز زوال کا شکار ہورہے ہیں،اگرآج کل ہم مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر غور کریں،تواس کاایک اہم سبب امانت میں خیانت ہے،مسلمان نمازپڑھتے ہیں،روزہ رکھتے ہیں،اورزکوۃ اداکرتے ہیں،اوریہ سمجھتے ہیں کہ ہم کامل مسلمان ہوگئے،اورہم نے اسلام کوانہی احکام پر عمل کرنے تک محدود کردیاہے،حالانکہ اسلام صرف انہی احکام پر عمل کرنے کانام نہیں،مسلمان ہونے کامطلب یہ ہے کہ ہم اپنی پوری زندگی اسلامی احکامات کی روشنی میں گزاریں اور ہماراکوئی قول وعمل اسلامی تعلیمات کے خلاف نہ ہو،آج کل نماز چھوڑنے کوتوبرا سمجھاجاتاہے،بیشک نماز چھوڑنابہت بڑاگناہ ہے،لیکن امانت میں خیانت کو کوئی برانہیں سمجھتا،آج کل شراب پینے اور خنزیر کھانے کو حرام سمجھاجاتاہے،لیکن اگرکوئی امانت میں خیانت کرے،تواس کو کوئی برانہیں سمجھتا،اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی معاشی اور معاشرتی زندگی میں اسلامی احکامات کو نظرانداز کردیاہے،جس کی وجہ سے ہم معاشی اور معاشرتی طورپر زوال کاشکار ہوگئے ہیں۔

ذیل کی سطور میں خیانت کی جو مختلف صورتیں ہمارے معاشرے میں رائج ہیں،ان کی تفصیل لکھی جاتی ہے:

(ا)۔۔۔۔۔تجارت میں خیانت

ہماری تجارت جوزوال کاشکارہے،اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے تجارتی معاملات میں امانت اور دیانتداری ختم ہوگئی ہے،اور خیانت کاایسارواج ہوگیاہے کہ کوئی بھی اس کو برانہیں سمجھتا،ہم اگراپنے ملکی اور غیر ملکی تجارتی معاملات کاجائزہ لیں،تووہ خیانت سے خالی نہیں ہیں،ہم چیزدکھاتے کچھ ہیں،اوردیتے کچھ اور ہیں،جس کی وجہ سے ہم پراعتماد ختم ہوتاجارہاہے،اور بین الاقوامی طورپر ہماری ساکھ خراب ہورہی ہے،اوراس کی وجہ سے ہماری معیشت تباہ ہورہی ہے،اگرہم نے تجارتی معاملات میں خیانت کونہ چھوڑا،توہم کبھی بھی ترقی نہیں کرسکتے،ترقی کاسب سے بڑااوراہم ذریعہ دیانتداری ہے،امانت اور دیانتداری ہی ایسی چیز ہے،جس کی وجہ سے ہماری مصنوعات کوبین الاقوامی طورپر پذیرائی مل سکتی ہے۔

(۲)۔۔۔۔۔ملازمت میں خیانت

خیانت کی مروّجہ صورتوں میں سے ایک صورت ملازمت میں خیانت ہے، جب کوئی شخص کسی محکمے میں ملازم ہو، توامانت ودیانت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ڈیوٹی کا وقت پورا دے، اور ڈیوٹی کے اوقات میں ذاتی کام نہ کرے، مثال کے طور پر ڈیوٹی کا وقت آٹھ گھنٹے ہے، اور کوئی شخص ایک گھنٹہ لیٹ آتا ہے، اور ایک گھنٹہ پہلے چلا جاتا ہے، اس طرح وہ چھ گھنٹے ڈیوٹی کرتا ہے، اور تنخواہ آٹھ گھنٹے کی لیتا ہے، یہ امانت میں خیانت ہے، دو گھنٹے جو اس نے کام نہیں کیا، اس کی تنخواہ لینا اس کے لئے جائز نہیں، لیکن ہمارے معاشرے میں اس کو کوئی گناہ نہیں سمجھتا، اور کسی کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ وہ حرام کھا رہا ہے، اور بچوں کو حرام کھلا رہا ہے، اور جس کا کھانا، پینا اور پہننا حرام کا ہو، اللہ تعالی اس کی دعا بھی قبول نہیں فرماتے۔

اس طرح اگر کوئی شخص ڈیوٹی کے اوقات میں بغیر اجازت کے اپنا ذاتی کام کرے، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے، لیکن ہمارے معاشرے میں اس کو بھی کوئی گناہ نہیں سمجھتا، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اپنی معاشی اور معاشرتی زندگی میں اسلامی احکامات کو نظر انداز کر دیا ہے۔

(۳)۔۔۔۔۔مزدوری میں خیانت

خیانت ہمارے معاشرے میں اس طرح سرایت کر چکی ہے کہ ایک مزدور جو دیہاڑی پر کام کرتا ہے، وہ بھی اس گناہ سے بچا ہوا نہیں ہے، اگر کوئی مزدور اپنی مزدوری کے وقت میں کام نہیں کرتا، فارغ بیٹھا رہتا ہے، یا مزدوری کے وقت میں بغیر اجازت کے اپنا کوئی ذاتی کام کرتا ہے، اور دیہاڑی پوری لیتا ہے، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے، جس وقت میں اس نے کام نہیں کیا، یا اپنا کوئی ذاتی کام بغیر اجازت کے کیا، اس کا معاوضہ لینا اس کے لئے جائز نہیں، لیکن ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں ہوتی، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سارا دن دھوپ میں کام بھی کرتا ہے، اور محنت بھی کرتا ہے، لیکن خیانت کی وجہ سے اس کی آمدنی میں حرام شامل ہو جاتا ہے، اور برکت ختم ہو جاتی ہے، آج ہم ملازمین اور مزدوروں کے حقوق کے لئے احتجاج تو کرتے ہیں، لیکن ہم نے کبھی اس میں غور نہیں کیا کہ ہم اس کی بھی فکر کریں کہ ہر کام دیانت داری سے کریں، کسی کام میں خیانت نہ کریں۔

(۴)۔۔۔۔۔دفتری سامان کے استعمال کرنے میں خیانت

اگر کوئی شخص کسی جگہ ملازم ہو، تو دفتر کی اشیاء اس کے پاس امانت ہیں، اور وہ ان اشیاء کو صرف دفتری مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے، ان اشیاء کو اپنے ذاتی مقاصد میں استعمال کرنا امانت میں خیانت ہے، لیکن یہ خیانت ہمارے معاشرے میں وباء کی طرح پھیل چکی ہے، مثال کے طور پر دفتر کا کمپیوٹر اور پرنٹر وغیرہ صرف دفتری مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے، بغیر اجازت کے لئے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کرنا امانت میں خیانت ہے، لیکن ہمیں اس کی کوئی پرواہی نہیں ہوتی کہ ہم کوئی ناجائز کام کر رہے ہیں۔

(۵)۔۔۔۔۔ سرکاری اشیاء کو استعمال کرنے میں خیانت

ہمارے معاشرے میں خیانت کی جو صورتیں رائج ہیں، ان میں سے ایک سرکاری اشیاء کو استعمال کرنے میں خیانت ہے، مثال کے طور پر اگر کسی سرکاری افسر کو کوئی گاڑی صرف سرکاری مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی اجازت ہے، لیکن وہ اپنے ذاتی مقاصد میں بھی استعمال کرتا ہے، تو یہ امانت میں خیانت ہے۔

اسی طرح اگر کوئی سرکاری افسر، سرکاری ملازم سے ڈیوٹی کے اوقات میں اپنا ذاتی کام کرواتا ہے، جس کی حکومت کی طرف سے اس کو اجازت نہیں ہے، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے، معاشرتی حوالے سے ہم نے اسلامی احکامات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے، اور ہم نے اس بارے میں کبھی نہیں سوچا کہ ہمارا قول و عمل اسلامی احکامات کے مطابق ہے، یا نہیں؟

(۶)۔۔۔۔۔ تعمیرات میں خیانت

تعمیرات میں خیانت کا رواج بھی عام ہے، مثال کے طور پر اگر بلڈر سے یہ طے ہوا کہ اتنی مقدار میں سریہ ڈالے گا، لیکن اس نے اس سے کم مقدار میں سریہ ڈالا، اور رقم پوری وصول کی، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے، اسی طرح اگر بلڈر سے یہ طے ہوا تھا کہ فلاں کوالٹی کا پتھر لگائے گا لیکن اس نے اس سے کم کوالٹی کا پتھر لگایا اور رقم اعلیٰ کوالٹی کی وصول کی تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے

(۷)۔۔۔۔۔ عوام کے دیے ہوئے عطیوں میں خیانت

ہمارے معاشرے میں مختلف این جی اوز کام کر رہی ہیں، اور وہ عوام سے سیلاب متاثرین، زلزلہ متاثرین وغیرہ کے لئے عطیہ لیتی ہیں، یہ عطیات بھی ان کے پاس امانت ہیں، اس امانت کا تقاضا یہ ہے کہ عوام نے یہ رقم جس مقصد کے لئے دی ہے، اسی مقصد میں اس کو صرف کیا جائے، کسی دوسرے مقصد میں ان رقوم کو خرچ کرنا امانت میں خیانت ہے، جبکہ ہم لوگ اس خیانت میں بھی مبتلا ہیں، اور جو رقم عوام جس مقصد کے لئے دیتے ہیں، اس میں خرچ نہیں کی جاتی، بلکہ بے دھڑک ان رقوم کو دوسرے مقاصد میں خرچ کیا جاتا ہے، کبھی اس رقم سے اشتہاری مہم چلائی جاتی ہے، اور کبھی یہ رقم اپنے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

(۸)۔۔۔۔۔ بین الاقوامی طور پر ملنے والی امداد میں خیانت

جب کسی ملک میں زلزلہ یا سیلاب آتا ہے، اور اس سے تباہی پھیلتی ہے، تو دوسرے ممالک زلزلہ متاثرین اور سیلاب متاثرین کی بحالی کے لئے امداد دیتے ہیں، یہ امداد بھی حکومت کے پاس امانت ہے، امانت اور دیانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ یہ امداد زلزلہ اور سیلاب متاثرین ہی پر خرچ کی جائے، کسی اور مصرف میں اس کو خرچ کرنا امانت میں خیانت ہے، لیکن ہمارے معاشرے میں یہ خیانت اس درجے تک پہنچ چکی ہے کہ کوئی ملک براہ راست امداد دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا، اور اس کی وجہ سے متاثرین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(۹)۔۔۔۔۔ معاہدات میں خیانت

مسلمانوں کے آپس میں جو معاہدات ہوں، یا دوسرے ملکوں کے ساتھ شرعی حدود کے اندر معاہدات ہوں، وہ بھی امانت ہیں، ان معاہدات کی

خلاف ورزی کرنا خیانت میں داخل ہے۔

(۱۰)۔۔۔۔۔اختیارات کے استعمال کرنے میں خیانت

اگر کوئی شخص کسی چھوٹے یا بڑے عہدے پر فائز ہے، توامانت کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے اختیارات کو غلط مقاصد کے حصول کے لئے استعمال نہ کرے، اگر کوئی شخص اپنے اختیارات غلط مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے، تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے۔

خلاصہ

یہ ہے کہ خیانت کی مختلف صورتیں ہمارے معاشرے میں رائج ہیں، اور خیانت ہمارے معاشرے میں اس طرح جڑ پکڑ چکی ہے کہ کوئی اس سے محفوظ نہیں ہے، خیانت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ذریعہ اللہ تعالی کا خوف ہے، جب تک ہمارے دلوں میں اللہ تعالی کا خوف پیدا نہیں ہوتا، اس وقت تک خیانت سے ہم نہیں بچ سکتے، اور اس کے ساتھ ساتھ خیانت کے بارے میں قرآن وحدیث میں جو وعیدیں آئی ہیں، ان کو بھی سامنے رکھا جائے۔

درج ذیل سطور میں خیانت کے متعلق جوآیات واحادیث آئی ہیں، ان میں اس کی قباحت اور برائی بیان کی گئی ہے، اور خیانت کرنے پر جو وعیدیں آئی ہیں، ان کوذکر کیا جاتا ہے۔

خیانت کے بارے میں آیاتِ مبارکہ

پہلی آیت مبارکہ

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْن (1)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ طبریؒ نے لکھا ہے کہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرنا بھی خیانت میں داخل ہے۔(2)

دوسری آیتِ مبارکہ

وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (3)

ترجمہ: اور جو خیانت کرے گا، تو قیامت کے دن اس چیز کو لائے گا، جو اس نے خیانت کی۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ جس شخص نے دنیا میں خیانت کی ہو گی، آخرت میں خیانت کا بوجھ اس کی گردن پر ہوگا، اور سب کے سامنے اس کی خیانت ظاہر ہو جائے گی۔(4)

تیسری آیتِ مبارکہ

وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّيَ أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ(5)

ترجمہ: اور تم ناپنے اور تولنے میں کمی نہ کرو، بے شک میں تم کو خیر میں دیکھتا ہوں، اور بے شک میں تم پر احاطہ کرنے والے دن کا عذاب دیکھتا ہوں۔

یہ آیت حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے بارے میں نازل ہوئی ہے، حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں بڑی خرابی یہ تھی کہ وہ ناپ تول میں کمی کرتی تھی، اور ناپ تول میں کمی کرنا خیانت ہے، اور وہ اس سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالی نے ان پر عذاب بھیجا، اور ایک روایت میں ہے کہ جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے، اللہ تعالی اس کو قحط میں مبتلا کر دیتے ہیں۔(6)

چوتھی آیتِ مبارکہ

إِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُور(7)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی ہر خیانت کرنے والے ناشکری کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ جس شخص میں خیانت کی صفت پائی جاتی ہو، اور وہ عہد کی خلاف ورزی کرتا ہو، اللہ تعالی اس کو پسند نہیں کرتے۔(8)

پانچویں آیتِ مبارکہ

اللہ تعالی مؤمنین کاملین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ(9)

ترجمہ: اور مؤمنین وہ لوگ ہیں، جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کامل مؤمن کی صفت یہ ہے کہ وہ امانت دار ہوتا ہے، خیانت نہیں کرتا، خیانت کرنا نفاق کی علامت ہے۔

خیانت کے بارے میں احادیث مبارکہ

پہلی حدیث مبارک:

عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال:

"آيةُ المنافقِ ثلاثٌ: إذا حدَّثَ كذبَ، وإذا وعدَ أخلفَ، وإذا اؤْتمنَ خانَ" **(10)**

ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور جب اس پر امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

دوسری حدیث مبارک:

قال رسول الله ﷺ:

"لا إيمانَ لمن لا أمانةَ له، ولا دينَ لمن لا عهدَ له".(11)

ترجمہ: جس شخص میں امانت داری نہیں، اس کا ایمان نہیں، اور جو وعدے کی پاسداری نہ کرے، اس کا دین نہیں۔

تیسری حدیث مبارک:

قال رسول اللہ ﷺ:

"إذا جمع الله الأولينَ والآخرينَ يومَ القيامةِ يُرفع لكلِّ غادرٍ لواءٌ فقيل: هذه غَدرةُ فلانٍ بن فلانٍ".(12)

ترجمہ: قیامت کے دن جب سب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو ہر خائن کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی خیانت ہے۔

چوتھی حدیث مبارک:

قال رسول اللہ ﷺ:

"من استعملناه على عملٍ فرزقناه رزقًا فما أخذ بعد ذلك فهو غلول".(13)

ترجمہ: جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور ہم اس کو وظیفہ (تنخواہ) دیں، تو وہ اس کے علاوہ کچھ لے تو وہ خیانت (حرام) ہے

پانچویں حدیث مبارک:

قال رسول اللہ ﷺ:

"لا يدخلُ الجنَّةَ بخيل ولا خب ولا خائنٌ".(14)

ترجمہ: بخیل (کنجوس)، مکار اور خائن (امانت میں خیانت کرنے والا) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حوالہ جات

1. قرآن مجید، سورۃ الانفال، آیت 58۔
2. ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (م 310ھ)، جامع البیان فی تاویل القرآن، ج 14، ص 25 (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، پہلی اشاعت، 1421ھ)۔
3. قرآن مجید، سورۃ آل عمران، آیت 161۔
4. ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ (م 671ھ)، الجامع لأحکام القرآن، ج 4، ص 255 (قاہرہ: دار الکتب المصریۃ، دوسری اشاعت، 1384ھ)۔
5. قرآن مجید، سورۃ ہود، آیت 84۔
6. ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ (م 671ھ)، الجامع لأحکام القرآن، ج 9، ص 86 (قاہرہ: دار الکتب المصریۃ، دوسری اشاعت، 1384ھ)۔
7. قرآن مجید، سورۃ الحج، آیت 38۔
8. ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر (م 774ھ)، تفسیر القرآن الکریم، ج 5، ص 380 (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، پہلی اشاعت، 1419ھ)۔
9. قرآن مجید، سورۃ المؤمنون، آیت 8۔
10. البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر 33۔
11. الشیبانی، ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث نمبر 12383۔
12. مسلم، ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، صحیح مسلم، حدیث نمبر 1735۔
13. ابو داؤد السجستانی، سلیمان بن الأشعث بن اسحاق الأزدی، سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 2943۔

14. الشیبانی، ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث نمبر 13۔

References

1. Qur'an. Surah al-Anfal, 8:58.
2. Al-Ṭabarī, Abū Jaʿfar Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmiʿ al-Bayān fī Taʾwīl al-Qurʾān*. Vol. 14, p. 25. Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 1st ed., 1421 AH/2001 CE.
3. Qur'an. Surah Āl ʿImrān, 3:161.
4. Al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*. Vol. 4, p. 255. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 2nd ed., 1384 AH/1964 CE.
5. Qur'an. Surah Hūd, 11:84.
6. Al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān*. Vol. 9, p. 86. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 2nd ed., 1384 AH/1964 CE.
7. Qur'an. Surah al-Ḥajj, 22:38.
8. Ibn Kathīr, Abū al-Fidāʾ Ismāʿīl ibn ʿUmar. *Tafsīr al-Qurʾān al-Karīm*. Vol. 5, p. 380. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1st ed., 1419 AH/1999 CE.
9. Qur'an. Surah al-Mu'minūn, 23:8.
10. Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Ḥadīth no. 33.
11. Aḥmad ibn Ḥanbal al-Shaybānī, Abū ʿAbd Allāh. *Musnad Aḥmad*. Ḥadīth no. 12383.
12. Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī, Abū al-Ḥasan. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Ḥadīth no. 1735.
13. Abū Dāwūd al-Sijistānī, Sulaymān ibn al-Ashʿath ibn Isḥāq al-Azdī. *Sunan Abī Dāwūd*. Ḥadīth no. 2943.
14. Aḥmad ibn Ḥanbal al-Shaybānī, Abū ʿAbd Allāh. *Musnad Aḥmad*. Ḥadīth no. 13.